رجسٹرڈ ایل. پی نمبر

REGD. E 4 0 .N

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ: چھ روپے، ممالک غیر ۷½ روپے، فی پرچہ ۲/۰

تواریخ اشاعت: ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۵ | ۷ وفا ۱۳۳۵ ہش ۲۷ ذیعقدہ ۱۳۷۵ھ ۷ جولائی ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۵

"خدا تعالیٰ کی مدد سب سے بڑھ کر مؤثر ہتھیار ہے"!

حضرت امام جماعت احمدیہ کا امریکہ والوں سے خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک اہم مضمون بعنوان Communism and Democracy یعنی اشتراکیت اور جمہوریت ۱۹۵۰ء میں امریکہ میں شائع ہوا تھا جس میں حضور نے نہایت عظیم الشان اور اچھوتے انداز سے اس اہم موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ مضمون سب کا سب بہت مفید، قابل دید اور لائق مطالعہ ہے۔ اور اس کے چاروں حصے یکجائی طور پر ربوہ سے شائع شدہ ملتے ہیں۔

پہلے حصہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے شاندار طریقہ سے مذہبی تبلیغ کی ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر مضمون کے اس حصہ کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ربرکات احمد راجیکی)

حضور فرماتے ہیں:-

(اے اہلِ امریکہ) میرا آٹھواں مشورہ تمہارے لئے یہ ہے کہ ہر وقت یہ ذہن نشین رکھو کہ خدا تعالےٰ کی مدد سب سے بڑھ کر مؤثر ہتھیار ہے۔ روس نے خدا کا انکار کیا ہے۔ اور تم میں سے اکثر لوگ خدا کو مانتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ تم بھی راہ ہدایت سے بھٹک چکے ہو۔ اور تم میں سے اکثریت نے ایک آدمی کو جو گو نیک اور پاک اور خدا کا محبوب ہے خدا کے برابر درجہ دیا ہوا ہے۔ یہ بے دینی اور کفر خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہے۔

اے امریکہ کے باشندو! اگر کوئی شخص نادانی سے یہ دعوےٰ کرے کہ وہ تمہارے منتخب شدہ صدرِ حکومت کے مقابل پر تمہارا پریذیڈنٹ ہے۔ تو کیا تم اس کو برداشت کرو گے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر تم کس طرح یہ خیال کر سکتے ہو کہ خدا تعالےٰ اپنے ساتھ دوسروں کو شریک بنانے کے عقیدہ کو برداشت کرے گا۔ کفر کے اس فعل سے تم خدا کو ناراض کرتے ہو۔ اور اس کو بھی ناخوش کرتے ہو جس کی رضا جوئی کے لئے تم ایسا کرتے ہو۔ بائیبل کو پڑھو۔ اس میں تم یہ لکھا ہوا پاؤ گے کہ

"تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔" (مرقس ۱۰-۱۸)

کیا تمہاری کتاب مقدس میں یہ نہیں لکھا کہ جب یہودیوں نے حضرت مسیح کو خدا بننے کا الزام دیا تو آپ نے جواب دیا کہ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو جبکہ اس نے انہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا ۔۔۔۔۔ آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے اس لئے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں؟

(یوحنا باب ۱۰-۳۶)

کیا حضرت مسیحؑ نے جب ان کو صلیب دیا گیا چلا کر یہ نہ کہا تھا کہ "ایلی ایلی لما سبقتنی" یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ (متی ۲۷-۴۶)

اور جب ان کو صلیب دیا جانے لگا۔ تو کیا انہوں نے اپنی ماں کو اپنے مریدوں میں سے ایک کی تحویل میں نہ دیا تھا۔ (یوحنا ۱۹-۲۶)

اگر حضرت مسیح خدا کے بیٹے تھے۔ تو وہ صلیب پر چڑھتے وقت اپنی ماں کو اپنے شاگردوں میں سے ایک کے سپرد نہ کر سکتے تھے۔ کیا خدا ان کی ماں کی زمین پر دیکھ بھال نہ کر سکتا تھا یا کیا یسوع مسیح آسمان پر خدا کے بیٹے نہ رہے تھے۔

پس اے امریکہ میں بسنے والو بندا کے بندے کی آواز کو توجہ سے سنو۔ اور ایک انسان

(باقی دیکھئے صفحہ ۲ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۲۸ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:

"دانت میں درد ابھی تک ہے مگر پہلے سے کم ہے:"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ (۱) ربوہ ۲ جولائی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو جمعہ کے دن تو بہت تکلیف رہی بخار سردرد اور بلڈپریشن دونوں کی شدت تھی مگر اس کے بعد خدا کے فضل سے کچھ افاقہ ہے مگر اب بھی دن کے ایک حصہ میں حرارت ہو جاتی ہے احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(۲) ربوہ ۲۸ جون (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت آج نسبتاً بہت اچھی ہے تاہم حدت ابھی باقی ہے احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قبولیتِ دعا کا نشان

پنجاب یونیورسٹی کے ایک طالب علم مسٹر کرشن چندر کھنہ جالندھر شہر میں اسال امتحان بی۔ اے میں شمولیت کی تھی۔ چونکہ ان کی تیاری تسلی بخش نہ تھی۔ اور ان کو بہت فکر تھا۔ اس لئے انہوں نے جماعت احمدیہ سے درخواست دعا کی ان کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور دوسرے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا گیا۔

مورخہ ۶/۵۶/۲۰ کو ان کا مندرجہ ذیل خط انگریزی میں میرے نام موصول ہوا ہے:-

"مکرم بندہ جناب

میں ان دعاؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے میری کامیابی کے لئے کیں۔ آپ اس اطلاع سے خوش ہوں گے۔ کہ میں نے امسال بی۔ اے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ جس کی مجھے ہرگز توقع نہ تھی۔

اب میں آپ کے امام و پیشوا پر پورے طور پر ایمان لاتا ہوں جن کی مہربانی اور برکت سے بفضلہ تعالےٰ میری کوششیں کامیاب ہوئیں۔

میں آپ کے اکثر مرسلہ لٹریچر کو پڑھ چکا ہوں اور علمی حد بندیوں سے نکل چکا ہوں۔ مہربانی کر کے مجھے مزید قیمتی لٹریچر بھجوائیں جو تاریک گھڑیوں میں میرے لئے روشنی کا سامان بہم پہنچائے۔ مہربانی فرما کر جلد بھجوائیں۔"

احباب سے درخواست ہے کہ اس سعید فطرت نوجوان کی روحانی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ایسے چند مزید خطوط بھی موصول ہوئے ہیں جو آئندہ کی اشاعت میں درج کئے جائیں گے۔ (ادارہ)

اسلام کیا چیز ہے

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ)

"یہی کہ ہم سفلی زندگی کو کھو دیں اور نابود کر دیں اور ایک اور نئی پاک زندگی میں داخل ہوں ۔۔۔۔۔۔ خدا ہے اور اس کی ذات پر ایمان لانا اور درحقیقت اسی کا ہو جانا۔

یہی راہ ہے جس کا نام اسلام ہے۔ لیکن اس راہ پر وہی قدم مارتا ہے۔ جس کے دل پر اس زندہ خدا کا خوف قوی اثر ڈالتا ہے۔ اکثر لوگ بیہودہ طریقوں پر نجات کے خواہشمند رہتے ہیں۔ لیکن اسلام وہ طریق نجات بتاتا ہے۔ جو درحقیقت خدا کی طرف سے ازل سے مقرر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سچے اعتقاد اور پاک عملوں اور اس کی رضا میں محو ہونے سے اس کے قرب کے مکان کو تلاش کیا جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہو۔ کیونکہ تمام عذاب خدا تعالےٰ کی دوری اور غضب میں ہی ہیں جس وقت انسان سچی توبہ اور سچے طریق اختیار کرنے سے اور سچی تابعداری حاصل کرنے سے سچی توحید کے قبول کرنے سے خدا تعالےٰ سے زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور اس کو راضی کر لیتا ہے۔ تو تب وہ عذاب اس سے دور کیا جاتا ہے۔" (ست بچن صفحہ ۱۵۱)

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کرنے کے خواہشمند دوست

بلا تاخیر مبلغ ۲۵/۱ فی قربانی کے حساب سے ہندوستان سے براہ راست قادیان اور پاکستان سے دفتر حفاظت مرکز ربوہ کے پتہ پر ارسال فرمائیں تا قربانی کا بر وقت انتظام کیا جا سکے۔ (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے بااہتمام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

روحانیت کی تبلیغ اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی!

اسلئے

دنیا کی مذہب سے بیگانگی پر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان)

ایک معزز دوست نے نظارت ہذا میں تبلیغی کارگزاری کی رپورٹ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ عام لوگ مذہب سے بیگانہ ہیں۔ اس لئے مذہبی لٹریچر کی طرف توجہ نہیں دیتے اور نہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور چونکہ جماعت کی پولیٹیکل حیثیت ملک میں نہیں اس لئے لوگوں کو اس طرف توجہ نہیں۔

اس خط کا جو جواب نظارت ہذا کی طرف سے دیا گیا ہے وہ احباب جماعت کے فائدہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب ڈاکٹر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا خط مورخہ ۶/۶/۵۶ موصول ہوا۔ اس سے جہاں آپ کے خلوص اور سلسلہ کے لئے دردمندی کا اظہار ہوتا ہے وہاں کچھ مایوسی اور قنوطیت بھی مترشح ہوتی ہے۔ اس وقت ہندوستان میں جو مذہب سے بیگانگی پائی جاتی ہے وہ عرب کی اس بیگانگی سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں توحید کے متعلق تھی۔ بہت کم ہے۔ پھر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ* میں یورپ اور امریکہ میں مادیت کی ترقی کی وجہ سے ہندوستان کی نسبت مذہب سے زیادہ بے رغبتی ہے۔ لیکن احمدیت کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے افراد یورپ اور امریکہ آستانہ الٰہی پر جھک رہے ہیں اور دین حق کے لئے اپنی فدائیت کے نمونے دکھا رہے ہیں جہاں تک جماعت کے پولیٹیکل اثر و اقتدار کا سوال ہے وہ بھی یورپ و امریکہ میں ہندوستان کی نسبت بہت کم ہے۔ لیکن وہاں پر ہر دن نئی کامیابیوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے اور ہر رات آرام و سہولت کا باعث بنتی ہے۔

پس مایوسی کی کوئی وجہ نہیں خدا تعالیٰ نے سرزمین ہند کو آخری زمانہ کے مصلح اور مامور کی بعثت کے لئے انتخاب کر کے اپنی اس تقدیر کا اظہار کر دیا ہے کہ اب یہ ملک جلد یا بدیر احمدیت کی آغوش میں آکر امن و شانتی کا قلعہ بنے گا۔ اور روحانی اعتبار سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کا وارث اور اس کو اکناف عالم پر پھیلانے والا ہوگا۔

کانگرس کے گزشتہ اجلاس منعقدہ امرتسر میں ہم نے جو تجربہ کیا کہ پنجاب کے ناموزوں حالات میں بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی طرف لوگوں کو توجہ اور کشش بخشی۔ اور بہت سے لوگ جو پتھر کی طرح سخت سمجھے جاتے تھے انہی میں سے روحانی پانی کے چشمے اُبل پڑے۔ ہر اہم چیز اپنی ابتدا میں مخفی اور بے اثر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب نتائج ظاہر ہوتے ہیں تو اس کی شان اور مقام کا علم ہوتا ہے۔ ہر ترقی ابتدا میں آہستہ ہوتی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد وہ تیز رفتار اختیار کر لیتی ہے۔ اور سالوں کے کام مہینوں میں اور دنوں میں ہونے لگتے ہیں۔

پس مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ قادر و مطلق خدا کی تقدیر ہے کہ وہ اس زمانہ میں اپنا زندہ ہونا اپنے آسمانی نشانات سے ظاہر کرے۔ اور اہل دنیا بالخصوص ہندوستانیوں کو اپنے آستانہ پر جھکائے۔ یہ سب کچھ اسی کی قدرت اور طاقت سے ہوگا۔ جس کے سامنے کوئی بات انہونی نہیں ہے آپ لوگ جو اس کی تقدیر کے پورا ہونے میں فرشتوں کی طرح اطاعت اور خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

* [illegible]

ذکر مذہبی

الجزائر پر فرانسیسی تسلط

وہ زمانہ جاتا رہا جبکہ یورپین طاقتیں بیرونی ممالک میں اپنے اقتدار کا دامن پھیلائے جا رہی تھیں۔ کچھ عرصہ سے ان محکوم ممالک میں ایسی غیر معمولی بیداری ہو چکی ہے۔ جس پر متعدد سمجھدار آمرین نے ہتھیار ڈال دینے ہی میں اپنی خیر جانی اور آج ان دونوں ممالک کے باہمی تعلقات قابل تعریف ہیں۔ چونکہ حریت پسندی ایک فطرتی امر ہے۔ اور جو حکومت اس جذبہ کو بزور شمشیر مٹانا چاہے وہ مٹنے کی بجائے اور زیادہ اُبھرتا اور نمایاں ہوتا ہے۔ یہی فطرتی آواز، آج الجزائر کے رہنے والے ہر باشندہ کے دل سے اُٹھ رہی ہے۔ اور وہ اپنی آزادی کے لئے کوشاں ہے مگر فرانس زمانہ کی نزاکت کو نہ پہچانتے ہوئے بلکہ اپنے ہی جیسے دوسرے ممالک سے سبق نہ حاصل کرتے ہوئے آج جنگی اسلحہ اور زیادہ سے زیادہ فوجی طاقت سے مرعوب کر کے اہل جزائر کو ہمیشہ کے لئے اپنا محکوم رکھنا چاہتا ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ جب کسی قوم میں عام بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اسی طرح آزادی کے حاصل کرنے پر تل جاتی ہے۔ تو اسے کوئی مادی طاقت اپنے مقصد کے حصول سے زیادہ دیر تک روک نہیں سکتی۔

جو سفاکانہ طریق فرانس نے اس سرزمین میں اختیار کر رکھا ہے۔ وہ تو بہر حال فرانس کے لئے بُرا پھل لائے گا۔ لیکن سب سے زیادہ افسوسناک مظاہرہ مجلس تحفظ نے کیا۔ جبکہ افریشیائی ممالک نے اس مجلس میں الجزائر کے مسئلہ کو زیر غور لانے کی تجویز پیش کی مگر ان فرعونی طاقتوں نے اس مسئلہ کو ایجنڈا ہی میں لانے سے انکار کر دیا۔

ہمیں جہاں اس بات کی خوشی ہے کہ اس تجویز کو پیش کرنے والے ممالک (جن میں ہندو پاکستان بھی شامل تھے) نے اپنا حق ادا کر دیا۔ وہاں مجلس کی اس بے حسی اور فرعونیت پر سخت افسوس بھی آتا ہے۔ درحقیقت یہ لوگ عدل و انصاف سے بڑھ کر اپنے مفاد کو زیادہ پیش نظر رکھتے ہیں۔ جس بات میں انہیں اپنا فائدہ نظر آئے۔ وہ تو جلد گزر جاتے ہیں یا جس میں انہیں کسی تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو اس کے سدّ باب کے لئے بڑے بڑے منصوبے بنانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو حقوق انسانیت بھی دینے کے لئے تیار نہیں۔

بے شک اس وقت اہل جزائر کو بڑی قربانی درپیش ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ ان کا خون ناحق رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتا اور آج نہیں تو کل فرانس کو ان کا یہ حق دینا پڑے گا۔ اس نے اس سرزمین پر مدت سے بالجبر قبضہ رکھا ہے۔ مگر اب وہ دیر تک یہ قبضہ قائم نہیں رکھ سکتا۔ (م - ح)

حضرت امام جماعت احمدیہ کا امریکہ والوں سے خطاب

(بقیہ صفحہ ۱)

کو خدا کا شریک بنانے کے بُرے فعل کو چھوڑ دو۔ اور اس کی طرف توجہ کرو۔ اگرچہ وہ شخص جو تمہیں سچے خدا کی طرف بلاتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح بے وقعتی سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے اپنے ملک میں اس سے نفرت کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے ملکوں میں بھی اس کا انکار کیا جاتا ہے بلکہ دنیا کے اکثر لوگ اس کو جانتے بھی نہیں۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ کے موجودہ زمانہ کے رسول کا جو حضرت مسیح ناصری کا مثیل ہے۔ جانشین اور موعود فرزند ہے۔ خدا تعالیٰ اس پر غیب اسرار کھولتا ہے۔ اور حبیب پسند فرماتا ہے۔ اس کی دعاؤں کو قبول کرتا اور ان کے جواب دیتا ہے۔

بے شک یہ آواز اس شخص کے منہ سے نکلی ہے جو لوگوں کی نگاہ میں بے وقعت اور کمزور ہے لیکن خدا کے نزدیک وہ بہت عزت و احترام کا مستحق ہے۔ کیونکہ وہ دنیا کو خدا کی طرف اور سچائی اور نیکی کے رستہ کی طرف بلاتا ہے۔"

درخواست دعا۔ بزرگان کرام اور دوستوں کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بی۔ اے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ سب دوست دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اشاعت اسلام اور خدمت دین کے قابل بنائے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ خاکسار محمد اسحٰق معین ابن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل

مسٹر این۔ کمار بالی مکیریاں

کی جماعت احمدیہ کے متعلق موقر رائے!

مسٹر این۔ کمار بالی صاحب اپنے خط مورخہ ۸ / مئی ۱۹۵۶ء میں میرے نام تحریر کرتے ہیں:-

"میں نے آپ کا ارسال کردہ لٹریچر پڑھا ہے۔ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی احمدیت کی تحریر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خاص طور پر ان کا آخری "پیغام صلح" دنیا کے لئے ایک نصیحت آموز سبق ہے۔ ہمارے موجودہ حالات تقاضہ کرتے ہیں کہ صلح و امن کے متعلق حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات کو زیادہ فروغ ملے۔

میرے دل میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی بہت عزت ہے اور میں ان کو امن عالم کا دیوتا تصور کرتا ہوں۔

احمدیت کے اصولوں پر عمل کر کے نہ صرف پنجاب کے حالات کو ہی بدلا جا سکتا ہے بلکہ امن عالم میں بھی یہ تحریک ایک خاص پارٹ ادا کر سکتی ہے۔"

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کے نوجوان دعاؤں ذکر الٰہی اور درود کی برکت سے رؤیا اور کشوف کی عظیم الشان نعمت حاصل کر سکتے ہیں

کوشش کرو کہ یہ نعمت مستقل طور پر تمہیں حاصل ہو تا ہمیشہ اسلام کی زندگی کا ثبوت ملتا رہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم جون ۱۹۵۶ء بمقام مری

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ (نور ع ۶) اس کے بعد فرمایا۔

کہنے کو مسلمان کہتا ہی رہتا ہے۔ کہ اس کو

صراط مستقیم کی خواہش

ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ صراط مستقیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتا ہے۔ اور اس فضل کو کھینچنے کے لئے خدا کوئی نہ کوئی ذریعہ بنا دیتا ہے۔ میں سوچا کرتا ہوں کہ کسی شاعر نے کیا سچ کہا ہے کہ ع

خدا شرے برانگیزد کہ خیرے ما در آں باشد

یعنی خدا تعالیٰ بعض وقت شر میں سے بھی ہمارے لئے خیر اور بھلائی اور برکت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ میری بیماری سے پہلے جماعت کے نوجوان بہت تھے جو اب ہیں اور ان کے تعلقات بھی ویسے ہی تھے جیسے اب ہیں۔ لیکن دعاؤں اور درود کی طرف ان کی زیادہ توجہ نہیں تھی لیکن جب

میری بیماری کی خبریں

شائع ہوئیں اور انہوں نے اپنے بزرگوں کو دیکھا کہ وہ دعائیں کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے بھی دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ پھر انہوں نے سنا کہ درود سے دعائیں زیادہ سُنی جاتی ہیں اس پر انہوں نے بھی درود پڑھنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جو پچیس پچیس چھبیس چھبیس سال کے تھے لیکن پہلے انہیں کبھی رؤیا و کشوف نہیں ہوتے تھے۔ لیکن ان دعاؤں اور درود کی کثرت کی وجہ سے میں دیکھتا ہوں کہ درجنوں احمدیوں کو

بڑی اعلیٰ درجہ کی خوابیں

آنی شروع ہو گئی ہیں۔ اور ہر ڈاک میں ایسے کئی خطوط نکل آتے ہیں جن میں خوابیں درج ہوتی ہیں بعض دفعہ بعد ازاں پانچ پانچ چھ چھ اکٹھے خط آ جاتے ہیں اور بعض دفعہ ایک دو خط آ جاتے ہیں۔ جن میں خوابیں درج ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے بعض اتنی شاندار ہوتی ہیں کہ ان کے پڑھنے سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ خدائی رؤیا ہیں۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ چاہے میری بیماری کی

وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے لیکن بہرحال انکو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور چاہے انہوں نے

دعا کی قبولیت

کے لئے ہی درود پڑھا۔ مگر درود کی برکات سے انہیں حصہ مل گیا۔ چنانچہ ان دعاؤں اور درود اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کے نتیجہ میں ایسی ایسی خوابیں دوستوں کو آ رہی ہیں کہ انہیں پڑھ کر حیرت آتی ہے اور ان کا لفظ لفظ بتا رہا ہوتا ہے کہ یہ سچی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اگر یہ تحفہ جوان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے اس سے ان کے اندر

حقیقی لذتِ ایمان

پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے دعاؤں اور درود اور ذکر الٰہی کی عادت کو ترک نہ کیا۔ تو یہ رؤیا و کشوف کا سلسلہ ان کے لئے مستقل طور پر جاری ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل ان پر متواتر نازل ہونے شروع ہو جائیں گے

ایک دفعہ ایک دوست جو ہماری جماعت کے ذریعہ ہندوؤں سے مسلمان ہوئے تھے مجھے ملنے کے لئے آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا پوچھیں۔ کہنے لگے جب میں پہلے پہل احمدیت کی طرف مائل ہوا تو مجھ پر

بڑے بڑے روحانی انکشافات

ہوا کرتے تھے۔ مگر اب وہ بات نہیں رہی۔ میں نے کہا کبھی آپ بازار گئے ہیں آپ نے دیکھا ہو گا کہ جب کوئی مٹھائی والے کی دکان پر جا کر کھڑا ہوتا ہے۔ تو دوکاندار اسے کہتا ہے کہ خان صاحب یا شاہ صاحب آپ تھوڑی سی ذرا چکھ لیں۔ چنانچہ وہ تھوڑی سی مٹھائی اُسے چکھنے کے لئے دے دیتا ہے اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ مٹھائی چکھے تو خریدے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی حلوائی کی طرح شروع شروع میں ذرا چکھا دیا کرتا ہے جیسے دوکاندار کہتا ہے کہ ذرا جلیبیاں چکھ لیں یا لڈو چکھیں اور اگر کوئی ناواقف ہاتھ کھینچے تو وہ

کہتا ہے نہیں نہیں یہ میری طرف سے تحفہ ہے

یہی کیفیت

روحانیات میں بھی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص روزانہ دکان پر جا کر کھڑا ہو جائے اور یہ امید رکھے کہ اسے ہر روز مفت ہی چکھنے کو مل جائے۔ تو دوکاندار سمجھے گا کہ یہ بڑا بے حیا ہے۔ اور وہ اسے چکھنے کے لئے بھی مٹھائی نہیں دے گا۔ اسی طرح جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا قدم بڑھاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کو چکھنے کو دیتا ہے۔ اور اس کی چکھنی یہی ہوتی ہے کہ کبھی الہام نازل کر دیا یا کشف دکھا دیا یا کبھی خواب دکھا دی۔ مگر اس کے بعد انسان کو خود کوشش اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اگر وہ درود پڑھے تسبیح و تحمید کرے قرآن کریم کی تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا رہے کہ الٰہی میرے دل کو صاف کر دے تاکہ میں تیری آواز کو سُن سکوں تو پھر بعد میں بھی مستقل طور پر یہ سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے۔ جیسے مٹھائی فروش جو پہلے دن مفت چکھنی دیتا ہے۔ اگر اس سے دوسرے دن کوئی سو روپیہ کی مٹھائی لے لے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ مگر جسے مٹھائی کی چکھنی کا کچھ پتہ ہی نہیں ہوتا۔ دوکاندار اسے ابتداء میں تھوڑی سی مٹھائی چکھاتا ہے اور

اس کی غرض یہ ہوتی ہے

کہ وہ اس کا خریدار بن جائے اسی طرح خدا تعالیٰ بھی کبھی وحی و الہام مفت دے دیتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اس کے مزے کو چکھ کر بندہ اس کو خریدنے کی کوشش کرے اگر وہ نہیں خریدتا تو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ یہ مفت خورا ہے۔ اگر اسے اس چیز کی اہمیت کا احساس ہوتا تو یہ اس کی قیمت بھی ادا کرتا مگر یہ قیمت ادا کرنے کے لئے تیار نہیں تو میں اسے یہ نعمت مستقل طور پر کیوں دوں؟ خدا تعالیٰ کے الہام کی قیمت پیسے نہیں ہوتے

بلکہ اس کی قیمت نفس کی قربانی ہوتی ہے۔ اسی طرح دعائیں اور درود اس کی قیمت سمجھے جاتے ہیں

غرض میں نے دیکھا ہے۔ کہ یہ شر ہماری جماعت میں سے بعض کے لئے

بڑی خیر اور برکت کا موجب

ہوا ہے۔ اگر انہوں نے مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو قائم رکھا۔ تو جیسے ہمارے سلسلہ میں بیسیوں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جن کو سچی خوابیں آتی۔ اور الہامات ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان سے بھی فیض اور برکت کا سلسلہ جاری ہو جائے گا۔ اور وہ جماعت کی روحانی زندگی کا موجب بنیں گے حقیقت یہ ہے کہ جب تک ایسے لوگ قائم رہتے ہیں جماعتیں زندہ رہتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے ملنے اور اس سے تعلق پیدا کرنے کی تڑپ دلوں میں تازہ رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ لو۔ آپ اس امر پر کتنا زور دیا کرتے تھے کہ پرانے نبیوں کی باتیں اب قصوں سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں۔

اگر تم تازہ نشانات دیکھنا چاہتے ہو

تو میرے پاس آؤ۔ اور میرے نشانات کو دیکھو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں لوگ نئے نشانات کے محتاج تھے۔ تو اب بھی محتاج ہیں۔ اور اگر ایسے نوجوان ہماری جماعت میں ترقی کرتے چلے جائیں اور وہ بیسیوں سے سینکڑوں اور سینکڑوں سے ہزاروں ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہ سکتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب جالندھری

کی یہ عادت ہوا کرتی تھی۔ کہ جب کسی آریہ یا کسی مخالف سے بات ہوتی۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نقل میں بڑی دلیری سے کہہ دیتے کہ اگر تمہیں اسلام کی صداقت میں شبہ ہے تو آؤ اور مجھ سے شرط کر لو۔ اگر پندرہ دن کے اندر اندر مجھے کوئی الہام ہوا۔ اور وہ پورا ہو گیا۔ تو تمہیں مسلمان ہونا پڑے گا۔ اور پھر بعض دفعہ کہہ کر اسی کی دکان پر لگا دیتے۔ چنانچہ کئی دفعہ ان کا الہام پورا ہو جاتا۔ اور پھر وہ آریہ ان سے چھپتا پھرتا۔ کہ اب یہ میرے پیچھے پڑ جائیں گے اور کہیں گے۔ کہ مسلمان ہو جاؤ۔ غرض اگر یہ نمونے قائم رہیں۔ تو غیر مذاہب پر ہمیشہ کے لئے اسلام اور احمدیت کی فوقیت ثابت ہو سکتی ہے۔ اور اگر یہ نمونے مٹ گئے تو ہماری جماعت کے حالت

اس عارضی دھکا کو جو میری بیماری کی وجہ سے انہیں پہنچا ہے۔ اپنی مستقل نیکی اور

توجہ الی اللہ کا ذریعہ

نہ بنالیں۔ تو ہو سکتا ہے کہ اس میں وقفہ پڑ جائے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد وقفہ پڑا۔ اور اسلام لوگوں کو صرف ایک قصہ نظر آنے لگا۔ لیکن اگر انہوں نے اس انعام کو مستقل بنالیا۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے قیامت تک یہ سلسلۂ برکات جاری رہے گا اور ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے تک یہ سلسلہ اسی طرح پہنچے گا۔ جیسے بچپن میں ہم کھیلا کرتے تھے۔ تو اینٹوں کی ایک لمبی قطار کھڑی کر دیتے تھے۔ پھر ایک اینٹ کو دھکا دیتے۔ تو وہ دوسری پر گرتی۔ وہ تیسری پر گرتی۔ اور اس طرح سو دو سو اینٹیں جو ایک قطار میں کھڑی ہوتی تھیں۔ گرتی چلی جاتی تھیں اگر ہمارے نوجوانوں میں بھی یہ روح قائم رہے اور پھر ان سے اگلے نوجوانوں میں بھی یہی روح پیدا ہو جائے۔ اور پھر ان سے اگلوں میں یہ روح منتقل ہو جائے۔ تو قیامت تک ہماری جماعت میں رویا، کشوف اور الہامات کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور سارا ثواب ان نوجوانوں کو ملے گا۔ جو اس سلسلہ کو شروع کرنے والے ہوں گے۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے اسلام دنیا میں سربلند ہوتا چلا جائے گا۔

دیکھو عیسائیت کتنا ناقص مذہب ہے۔ مگر پچھلے دنوں

عیسائیوں کا ایک وفد

امریکہ سے آیا۔ جو لوگوں سے کہتا پھرتا تھا۔ کہ آؤ اور ہم سے دعائیں کراؤ۔ ہماری دعاؤں سے مریض اچھے ہو جاتے ہیں۔ چونکہ کئی وہمی ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں اگر کہہ دیا جائے۔ کہ تم اچھے ہو جاؤ گے تو وہ بھی کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہمیں بڑا فائدہ ہوا۔ اس لئے انہوں نے اس سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔ حالانکہ قبولیت دعا کا اصل معیار وہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ سو دو سو ایسے مریض لے لئے جائیں۔ جو شدید امراض میں مبتلا ہوں یا جنہیں ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہو۔ اور پھر قرعہ کے ذریعہ ان کو آپس میں تقسیم کر لیا جائے۔ اور ان کی شفا کے لئے دعا کی جائے پھر جس کی دعا سے زیادہ مریض اچھے ہو جائیں وہ سچا سمجھا جائے۔ لیکن یہ کوئی طریق نہیں۔ کہ ایک شخص کو بلا یا اور اسے کہہ دیا۔ کہ تم اچھے ہو گئے ہو۔ کیونکہ کئی وہمی طبائع ہوتی ہیں۔ وہ صرف اتنی بات سے ہی کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہمیں بڑا فائدہ ہوا۔ پس کسی مذہب کی صداقت اور راستبازی معلوم کرنے کا

صحیح طریق یہی ہے

کہ ڈاکٹروں کے لاعلاج قرار دیئے ہوئے مریضوں کو قرعہ اندازی کے ذریعہ آپس میں تقسیم کیا جائے۔ اور پھر دیکھا جائے۔ کہ کس کی دعا سے زیادہ مریض شفایاب ہوتے ہیں۔ بہرحال اس طریق کو جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہمیشہ اسلام کی زندگی کا ثبوت مہیا ہوتا رہے اور ہمارے نوجوان اس بات پر فخر کر سکیں۔ کہ ہمارے ذریعہ سے پہلے انبیاء کی روحانیت دنیا میں زندہ ہو رہی ہے۔ اور ہم وہ بلب ہیں جن سے بجلی روشن ہوتی ہے +

جنازہ غائب

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا:۔

نماز کے بعد میں چند جنازے پڑھاؤں گا

پہلا جنازہ

نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ میر حمید اللہ صاحب برج انسپکٹر

کراچی کا ہے۔ یہ خاتون اپنے اندر چند خصوصیتیں رکھتی تھیں۔ ایک تو یہ کہ جب میں پہلی دفعہ ولایت سے واپس آیا۔ تو میں نے اپنی بیوی امۃ الحی مرحومہ کی یادگار میں عورتوں کے لئے ایک مدرسہ جاری کیا۔ جس میں میں بھی پڑھاتا تھا۔ مولوی شیر علی صاحب بھی پڑھاتے تھے۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب بھی پڑھاتے تھے۔ اس مدرسہ میں نعیمہ بیگم صاحبہ نے بھی پڑھا۔ اور اس کا ان پر اتنا اثر ہؤا کہ برابر وفات تک وہ عورتوں کو قرآن وغیرہ پڑھاتی رہیں۔ ان کی وفات بھی اسی حالت میں ہوئی۔ چنانچہ کوئٹہ میں وہ قرآن کریم کا درس دینے لگیں کہ ان کا ہارٹ فیل ہو گیا اور وہ فوت ہو گئیں۔

دوسری خصوصیت

ان کی یہ تھی۔ کہ عبدالشکور کنزے جب جرمنی سے آئے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ ان کا کہیں رشتہ کر دیا جائے۔ لوگ عموماً غیر ملکی لوگوں کو رشتہ دینے سے گھبراتے ہیں۔ لیکن جب میں نے میر حمید اللہ صاحب کو اس کے متعلق کہلا بھیجا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں اپنی بیوی سے مشورہ کر کے آپ کو اطلاع دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیوی سے ذکر کیا۔ ان کی بیوی کہنے لگیں۔ کہ ہماری اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہماری لڑکی سلسلہ کے ایک مبلغ سے بیاہی جائے۔ چنانچہ انہوں نے رشتہ کر دیا۔ اس وقت وہ لڑکی شکاگو میں ہے۔ اور وہیں اسے اپنی والدہ کی وفات کی اطلاع پہنچی ہے۔

دوسرا جنازہ

سید محمود شاہ صاحب کلانوری

کا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور ۱۹۰۷ء میں انہوں نے بیعت کی تھی۔ غالباً وہ دوست جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امرتسر میں

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

والی انگوٹھی بنوائی تھی۔ وہ ان کے ماموں تھے۔ سید مسعود شاہ صاحب ہومیو پیتھ ربوہ والے ان کے بیٹے ہیں۔

تیسرا جنازہ

منشی چراغ الدین صاحب

کا ہے۔ جو مولوی نور الدین صاحب منیر مبلغ مشرقی افریقہ کے والد تھے یہ بہت پرانے احمدی تھے۔ ملازمت سے فارغ ہو کر قادیان میں ہی آ گئے تھے اور کافی عرصہ تک سلسلہ کی خدمت کرتے رہے ملک سیف الرحمن صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین کے خسر تھے۔ نماز کے بعد میں یہ تینوں جنازے پڑھاؤں گا

ترجمہ قرآن کریم انگریزی پر تبصرہ

قرآن کریم انگریزی ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کا ایک نسخہ جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے جناب پروفیسر ہیرالال صاحب چوپڑہ ایم۔ اے کلکتہ یونیورسٹی کو تحفۃً دیا گیا تھا۔ پروفیسر صاحب موصوف نے اس پر ریویو روزانہ اخبار "ہند" کلکتہ مورخہ ۲ر جون ۱۹۵۶ء میں شائع کر دیا ہے اسے افادۂ عام کے لئے بدر میں شائع کیا جا رہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کلکتہ کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

قرآن مجید (انگریزی مع عربی متن)

ترجمہ از مولوی شیر علی مرحوم

پیش لفظ۔ از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امیر جماعت احمدیہ ربوہ۔ پاکستان۔

ضخامت ۸۱۶ صفحات۔ ہدیہ سولہ روپے ۱۹۵۵ء

ملنے کا پتہ:۔ اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ۔ پنجاب۔ پاکستان۔

(از پروفیسر ہیرالال چوپڑہ ایم۔ اے کلکتہ یونیورسٹی)

کلام اللہ کی جتنی بھی تبلیغ کی جائے باعث ثواب دارین کیونکہ اس کے مطالعہ اور ارشادات پر عمل کرنے سے انسان مومن بنتا ہے۔ اسے ایمان کی دولت میسر آتی ہے۔ ایڈیشن زیر نظر میں عربی متن کے ساتھ ساتھ انگریزی ترجمہ بڑی خوبصورتی سے چھاپا گیا ہے۔ شروع میں قادیانی جماعت احمدیہ کے امیر حضرت مرزا صاحب خلیفۃ المسیح الثانی مسیح موعود سلمہٗ نے دو صد صفحات کا مبسوط دیباچہ دیا ہے جس میں اسلام کے بنیادی حقائق کو واضح کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح اسلام آغاز کائنات سے تمام کائنات کی نجات کے لئے جاری ہے۔ اور باوجود مخاصمت کے اپنی صداقتوں کی بناء پر قائم و دائم رہے گا۔ کیونکہ دیگر مذاہب عالم یا تو کسی خاص خطۂ ارضی کے لئے یا کسی خاص قوم کے لئے معرض وجود میں آئے تھے۔ لیکن یہ شرف اسلام اور محض اسلام کو ہے۔ کہ وہ تمام کائنات کے لئے حضرت محمد کی معرفت اس دنیا میں لایا گیا۔

قادیانی جماعت تبلیغ اسلام کے معاملہ میں دیگر فرقوں سے بہت پیش پیش ہے۔ افریقہ کے جنگلوں اڑیسہ کے آدی باسیوں، جنوبی امریکہ کے اصلی باشندوں غرضیکہ دنیا کے ہر خطے میں اگر کوئی جماعت اسلام کے پیغام کو لے کر پہنچی تو وہ جماعت احمدیہ ہی تھی۔ آج سے چالیس سال قبل مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ کیا تھا۔ لیکن زبان انگریزی کی چند خامیاں قابل اعتراض تھیں۔ جن پر خود مسلمانوں نے اعتراضات کئے تھے۔ چنانچہ مولوی شیر علی مرحوم نے انگریزی محاورے کو بھی پیش نظر رکھتے ہوئے یہ ترجمہ کیا ہے۔

کتاب کی طباعت ہالینڈ میں ہوئی ہے اور قرآن کی شان کے عین موافق ہے۔ کیونکہ یہ مقدس کتاب ہر دیندار کے پاس رہنی ناگزیر ہے اس لئے اسے دیدہ زیب طباعت میں ہی چھاپنا لازم تھا۔ لہذا ناشرین نے اس کتاب کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے باریک سفید پائیدار کاغذ پر چھاپ کر قرآن کے دلدادوں پر احسان کیا ہے یوں تو انگریزی زبان میں ایک درجن کے قریب ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں مولانا محمد علی مرحوم۔ پکتھال۔ علامہ عبداللہ یوسف علی مرحوم اور اب ڈاکٹر آربری کے ترجمے نیز مولوی شیر علی مرحوم کا ترجمہ عربی متن کے ساتھ ہوئے ہیں۔ دیگر محض انگریزی ترجمے راڈویل، سیل، یا مرمادیوک پکتھال و سرور اور چند دیگر حضرات کے بھی ہیں۔ لیکن ان میں بغیر حواشی کے سوائے مولوی شیر علی صاحب (یعنی کتاب زیر نظر) کے کوئی دیگر ترجمہ نہیں ہے ترجمہ کی صحت کی ضمانت مترجم کی محنت و کاوش ہے اور ان تمام خوبیوں سے مزین کوئی دوسرا قرآن شریف اس قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

عقائد میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ترجمہ صحیح دیتے ہوئے مولوی صاحب نے اپنے ذاتی عقیدوں کو دوسروں سے پیش پیش رکھنے کی کوشش نہیں کی ہے اور یہ دیانتداری قابل ستائش ہے موزوں سائز میں جیسے آسانی سے ہاتھ میں اور جیب میں رکھا جا سکتا ہے اور اپنے انگریزی داں دوستوں کو بطور ہدیہ دیا جا سکتا ہے یہ ترجمہ بہت ہی مناسب ہے۔ عربی میں ہر آیت کے آگے نمبر دیا ہے سورتوں کو علیحدہ دیا گیا ہے اور مختلف پاروں میں بھی بانٹا گیا ہے۔ آخر میں

خدا تعالیٰ کی رحیمیت اور انسانی مصائب

کے متعلق

اسلامی نظریہ

از مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

میرے سامنے اس وقت دو سوال ہیں۔ ان میں سے ایک سوال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صفت رحیمیت نے گذشتہ شورش کے زمانہ میں کیوں اپنا اثر نہ دکھایا۔ بیچارے معصوم بچے اور بے گناہ اشخاص کیوں بے رحمی سے قتل کئے گئے۔ یہ سوال مکرم مسٹر کلدیپ صاحب بی۔ اے کی طرف سے ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شریفوں کو کیوں دکھ اور مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا کرتا ہے اور وہ بیچارے غموں میں نڈھال ہو کر اپنی صحتوں کو خراب کر لیتے ہیں۔ اور جس کی صحت خراب ہو جائے وہ کما حقہٗ دین و دنیا کا کام سرانجام نہیں دے سکتا۔

ان سوالات کا جواب دینے سے قبل اس امر کا اظہار کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان کا جواب دینا ہر مذہب کا کام ہے۔ کیونکہ ان سوالات کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفات سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق پیدا ہونے والے جملہ سوالات ما مور کا جواب دینا مذہب کا کام ہے۔ پس جو مذہب خدا کی طرف سے ہونے کا مدعی ہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے امور و سوالات کا تسلی بخش جواب دے۔ اگر مذہبی کتب ان سوالات کا جواب دینے سے قاصر ہیں تو دراصل وہ اپنی موجودہ حالت میں خدا کی طرف سے نہیں سمجھی جا سکتیں یا ان کے متعلق یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ کتب انسانی ضروریات کو پورا کر سکنے کی وجہ سے موجودہ علمی ضروریات کے اعتبار سے ناقص ہیں۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف ایک اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو ان امور کا شافی جواب دے کر انسان کی تسلی کرتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ زمانہ کی ضروریات کو صرف اسلام ہی پورا کر سکتا ہے۔ اور چونکہ موجودہ زمانہ کی ضروریات کامل ہے۔ اس لئے وہی کامل اور قابل قبول و تقلید ہے۔

اب ہم اس جگہ اسلام کی طرف سے بیان کردہ جواب کا ذکر کرتے ہیں جو قرآن کریم میں پیش کیا گیا ہے فرماتا ہے۔ الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمت و النور (انعام) اس آیت میں مختلف قسم کی بیماریاں تکالیف اور درندے اور کیڑے مکوڑے پیدا کرنے کی علت اور سبب اور غرض بتائی گئی ہے۔ فرماتا ہے کہ ہر قسم کی کامل و دائمی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں اور جس سے ہر قسم کی تاریکیاں اور نور بنا لیے ہے اس میں بتایا ہے کہ ہر قسم کی تکالیف اور تاریکیاں اور ان کے موجبات جیسے سانپ۔ بچھو۔ درندے موذی اشیاء اور زہر وغیرہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ ان کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے خلاف نہیں بلکہ ان چیزوں سے بھی خدا کا رحم ہی ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی حقیقت کو پیش نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد ہی ہوتی ہے۔ اس سے اس کی ذات پر کوئی الزام نہیں عائد ہوتا۔ مگر چونکہ لوگ اس کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتے اس لئے وہ اس کی پیدائش اور وجود کو خدا کی رحیمیت کے خلاف سمجھ کر اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔

قرآن کریم نے نہایت عمدگی اور صفائی سے اصل حقیقت کو ظاہر کر دیا ہے۔ اور وہ اس بارہ میں جو اعتراض بظاہر پیدا ہوتا ہے اسے حل کر دیا ہے۔ اور نہایت لطیف جواب دیا ہے اس نے بتایا ہے کہ جن باتوں و چیزوں کو بظاہر نقصان دہ اور مضر رساں سمجھا جاتا ہے۔ وہ نقصان دہ نہیں۔ ان کے وجود اور پیدائش کی غرض بھی نیک ہے۔ وہ دراصل انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان کو خدا تعالیٰ کی تعریف کرنی اور اس کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔

اس حقیقت کے اظہار کے ماتحت غور کر کے دیکھ لیں کہ جو چیزیں تکلیف دہ نظر آتی ہیں۔ وہ بھی انسان کے فائدہ کے لئے معلوم ہوتی ہیں زہر بظاہر انسان کے لئے مضر ہے اور اسے مار دیتا ہے۔ مگر حقیقۃً وہ بہت سی بیماریوں کے لئے تریاق ہے۔ افیون۔ سنکھیا۔ کچلا اور دیگر سمیات کو بھی یہی حال ہے۔ کہ ان کے ذریعہ صحت پانے والے ان سے مرنے والوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ جب ان مضر خیال کی جانے والی چیزوں کے متعلق زیادہ تحقیقات ہوگی اور ان کے اور بھی فوائد ظاہر ہونگے تو یہ حقیقت اور زیادہ واضح طور پر سامنے آ جائیگی کہ یہ چیزیں بھی طبعی طور پر انسان کے لئے بہت زیادہ مفید ہیں۔ ان چیزوں کی پیدائش کا ایک حصہ ہے۔

اسی اصل کے ماتحت مصائب اور تکالیف آ جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر (شوریٰ) کہ جو تکلیف بھی تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے عمل کا نتیجہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جب چاہے اسے دور کر سکتا ہے۔ اور جو تکلیف تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے عمل کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تمہاری بہت سی غلطیوں کے بد نتائج کو دور کرتا رہتا ہے اور ان کو مٹاتا رہتا ہے۔ یعنی انسان تو دراصل اس دنیا پر حاکم بنایا گیا ہے۔ اگر وہ بعض سامانوں سے فائدہ اٹھا دے یا بعض کو غلط استعمال کر کے نقصان اٹھا دے تو یہ اس کا اپنا قصور اور غلطی ہے۔ مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے اس کی بہت سی غلطیوں کے بد نتائج سے بچاتا رہتا ہے۔ پس انسانی تکالیف خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں۔ بلکہ اس قانون قدرت کے غلط استعمال کے سبب سے ہیں۔ جو انسانوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا ہے۔

یہی حال بیماریوں کا ہے۔ انسانوں میں قوت مؤثرہ و متاثرہ کام کر رہی ہے۔ بیماریاں اسی قوت کا نتیجہ ہیں۔ انسان کی تمام ترقیات انہی قوانین سے وابستہ ہیں۔ اگر انسان کے اندر یہ قویٰ نہ ہوں تو انسان انسان ہی نہ ہو۔ انسان عام قانون قدرت کے ماتحت اردگرد کی اشیاء پر اثر ڈالتا ہے۔ اور اسی طرح ان چیزوں سے خود بھی متاثر ہوتا رہتا ہے۔ اور جب وہ کسی وقت اس تاثیر یا تاثر میں قانون قدرت کی خلاف ورزی کرتا اور اسے توڑتا ہے تو بیمار ہو جاتا ہے یا تکلیف میں مبتلا ہو کر دکھ اٹھاتا ہے۔ پس خدا نے ایک قانون قدرت پیدا کر دیا ہے جس سے انسان کی ترقی یا تنزل وابستہ ہے۔ اس میں صحیح راہ اختیار کرنے پر ترقی اور اس میں کمی بیشی کرنے پر وہ تکلیف یا بیماری پیدا کر لیتا ہے ان چیزوں کو خدا بلا وجہ اپنی طرف سے پیدا نہیں کرتا۔ بیماری جن قوانین کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اپنی جگہ چونکہ رحمت کا نتیجہ ہیں۔ اس لئے بیماریوں وغیرہ کی پیدائش سے بھی خدا کی صفت رحیمیت پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

جو حال بیماری کا ہے وہی حال گناہ و بدی کا ہے گناہ بھی بیماری کی طرح کوئی مستقل وجود نہیں رکھتا صرف قانون قدرت یا قانون شریعت کے خلاف آگے پیچھے ہو جانے کا نام گناہ و بدی ہے۔ پس گناہ کی موجودگی میں بھی اللہ کی صفت پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ اسی کے ماتحت اس سوال کا جواب کہ بڑوں کو تو بھلا ان کے اعمال کی وجہ سے تکلیف آتی ہے۔ بچوں اور ناداروں اور بے گناہوں معصوموں وغیرہ کو کیوں تکلیف ہوتی ہے بھی آ جاتا ہے یعنی خدا تعالیٰ نے ایک قانون جاری کر دیا ہے اور اس قانون میں یہ بات بھی رکھدی ہے کہ ہر چیز دوسری پر اثر ڈالتی ہے اور اس سے اثر لیتی ہے۔ ورنہ اگر یہ نہ ہوتا تو کوئی چیز بھی قابل تغیر نہ ہوتی۔ اور جب انسان تغیر قبول نہ کرتا تو جو ترقیات وہ اب کر رہا ہے وہ بھی نہ کر سکتا۔

اسی قانون کے ماتحت بچے وغیرہ اپنے ماں باپ سے اچھی بری باتیں قبول کرتے ہیں۔ اور بیماری بھی۔ اگر یہ چیزیں ان کو ان سے نہ ملتیں تو اچھی طاقتیں بھی ان کو نہ ملتیں اور انسان جمادات کی طرح ہوتا۔ اور اس طرح انسان کی پیدائش کی غرض فوت ہو جاتی اور اس کی زندگی انسانی زندگی نہ ہوتی۔

اسی کے تحت مسٹر کلدیپ صاحب کے سوال کا جواب آ جاتا ہے۔ بیشک معصوم بچے مارے گئے مگر یہ سب کچھ اسی قانون کے ماتحت ہوا۔ ہاں یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ ایسے بے گناہ لوگوں کی تکلیف کا کیا ازالہ ہوگا۔ اور ان کو اس قانون قدرت کی وجہ سے جو دکھ پہنچا اس کی کیا تلافی ہوگی۔ اور آیا اسلام اس کے متعلق بھی کوئی روشنی ڈالتا ہے۔ سو اس کا جواب ہاں میں ہے۔ اسلام بتاتا ہے کہ گو قانون قدرت انسان کی بہبودی و ترقی کے لئے ہے۔ مگر اسے سب کی غلطیوں یا شرارتوں کی وجہ سے جو تکلیف پہنچتی ہے اس کا اسے بدلہ ملے گا۔ ہر ایک وہ تکلیف جو انسان کو ایسے امور کی وجہ سے پہنچتی ہے جس میں اس کا اپنا دخل نہیں ہوتا اس کا موازنہ کر لیا جائے گا۔ اور اسے بدلہ دیتے وقت اور روحانی ترقیات کے وقت اسے مدنظر رکھا جائیگا چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ

والوزن یومئذ الحق (اعراف)

دوسری جگہ فرماتا ہے ووضع المیزان۔ کہ ہر قسم کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ اور ہر شخص کا حق اُسے دیا جائے گا۔ قرآن کریم نہ صرف خدا تعالیٰ کی صفات کو کامل طور پر بیان کرتا ہے بلکہ ان کے متعلق ایسا تفصیلی علم دیتا ہے کہ انسان وجد میں آ جاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کے جذبات سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور دماغ سرشار ہو جاتا ہے۔ وہ تمام قسم کے وساوس اور شکوک کو مٹا ڈالتا ہے۔ اور انسان بے اختیار ہو کر بول اٹھتا ہے کہ واقعی یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ نہ کسی انسان کی اپنی اختراع۔ کیونکہ وہ ایسی باریک در باریک باتوں کی تہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ ہنود مذہب نے خدا کی صفت رحم کو قائم رکھنے کے لئے تناسخ کا بے ثبوت اور وہمی مسئلہ پیش کر کے اپنی جان چھڑا لی ہے حالانکہ وہ سراسر غیر طبعی چیز ہے۔ اور اسلام کی تشریح بالکل طبعی ہے جس کی تائید قانون قدرت کر رہا ہے

رہا دوسرا سوال سو اس کا جواب (باقی صفحہ پر)

خلاصہ رپورٹہائے یوم التبلیغ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۶ء

موصولہ از جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

(قسط نمبر ۲)

آسنور کشمیر - خدا کے فضل سے مقامی طور پر اور شوپیاں میں یوم التبلیغ اچھے پیمانہ پر منایا گیا - دونوں گاؤں میں پھر کر معززین کو لٹریچر تقسیم کیا - جن میں بعض مجسٹریٹ اور محکمہ ڈاک کے بعض افسر شامل ہیں - ہر قسم کا لٹریچر بہت بڑی تعداد میں تقسیم کیا گیا - ہندوؤں، سکھوں اور ہر طبقہ اور مذہب کے لوگوں نے بڑی خوشی سے لٹریچر لیا - اور پڑھنے کا وعدہ کیا - الوہ - لانسی مرگ - منز گام - ہانجی پورہ - کوریل - کھری ٹپہ پورہ - سدو - زینہ پورہ - آڑی جن وغیرہ مواضعات میں تبلیغ کی گئی - نیک تغیرات کی توقع ہے - سید محمد یاسین سیکرٹری تبلیغ آسنور -

مولوی عبدالواحد مولوی فاضل آسنور -

بنگلور - نظارت تبلیغ سے جو لٹریچر یوم التبلیغ کے لئے ارسال کیا تھا اُسے مختلف محلوں میں جا کر انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کے ساتھ تقسیم کیا گیا - جسے لوگوں نے بخوشی قبول کر کے پڑھنے کا وعدہ کیا - مولوی عبدالجلیل صاحب نیفی باوجود علالت کے تبلیغی وفود میں شامل رہے - ڈاکٹر محمد امام صاحب اور بی - ایم عبدالرحیم صاحب نے کئی جگہوں پر تبلیغ کی - اور جماعت کے نوجوان سارے شہر میں پھر کر معززین کو لٹریچر تقسیم کرتے رہے - اللہ تعالےٰ ساری جماعت کو جزائے خیر بخشے - بشیر احمد دانش پریذیڈنٹ بنگلور

دیودرگ - دکن - ہماری جماعت کے مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی یوم التبلیغ میں حصہ لیا - اور کافی تعداد میں لٹریچر سارے شہر میں پھر کر تقسیم کیا - عورتوں کے لئے بنڈی (تانگہ) کا انتظام تھا - اور وہ بنڈی میں سفر کر رہی تھیں - پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا ۲۴ مئی کو مہاتما بدھ کی برسی کے سلسلہ میں ایک جلسہ سرکاری طور پر منایا گیا تھا جس میں شرکت کر کے مہاتما بدھ کے پیغام کے علاوہ احمدیت کی تعلیم بیان کی گئی - یہ تقریر عبدالرحیم صاحب نے کی -

محمد عبدالحلیم سیکرٹری تبلیغ دیودرگ

جے پور سٹی - مرکز کے سرکلر ۵۷-۵۶/۳ مورخہ ۵/۵۶-۴-۳۰ کے مطابق مرکز سے جو لٹریچر کثیر تعداد میں موصول ہوا تھا - اس کا تین چوتھائی تقسیم کر دیا گیا - بعض لوگوں کو لٹریچر دستی دیا گیا اور بعض کو بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا -

والامر بید اللہ

(ڈاکٹر محمد لطیف جے پور)

نظام آباد دکن - جماعت احمدیہ نظام آباد نے ۲۰ مئی کو یوم التبلیغ منایا - خدام و انصار پر مشتمل چار پارٹیاں بنائی گئیں - اس دن ریلوے اسٹیشن نظام آباد پر جتنی ٹرینیں آئیں ان کے مسافروں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا - دوسری پارٹی نے بس سٹینڈوں پر لٹریچر تقسیم کیا - تیسری نے دفاتر اور شہر کے عوام میں لٹریچر تقسیم کیا - اور چوتھی پارٹی نے شہر کے معززین میں لٹریچر تقسیم کیا -

(سید منظور احمد پریذیڈنٹ)

ساندھن - یوپی - یوم التبلیغ ۲۰ مئی کو بہادر خان صاحب نے ملک پور اور جھنڈا کے مواضعات میں اور خاکسار نے اچھنیرہ و آگرہ میں لٹریچر تقسیم کیا - یہ لٹریچر ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں میں تقسیم ہوا - لوگوں پر اچھا اثر ہوا - بعض دوستوں نے مزید لٹریچر مانگا -

(کریم الدین خان پریذیڈنٹ)

مدراس - ۲۰ مئی کو یہاں یوم التبلیغ منایا گیا - احباب کو ۴ گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا جنہوں نے شہر کے مختلف حصوں میں پھر کر لٹریچر تقسیم کیا - بعض دوستوں سے زبانی تبادلہ خیالات بھی کیا گیا - تقریباً تین صد ٹریکٹ تقسیم کئے -

(علی محی الدین سیکرٹری تبلیغ مدراس)

چمبہ - ہماچل پردیش - یہاں ۲۰ مئی کو یوم التبلیغ منایا گیا - شہر کے قریباً تمام معززین کے پاس پہنچ کر لٹریچر دیا گیا - جن کی تعداد ۶۳ تھی - لوگوں نے لٹریچر کو پسند کیا بالخصوص "تحریک احمدیت کا بھارت واسیوں پر اثر" بہت مقبول ہوا - آسمانی تحفہ اور آسمانی پیغام پڑھ کر بھی لوگ بہت خوش ہوئے -

(مستری غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ و مولوی عبدالحق صاحب مبلغ چمبہ)

لبنہ فیلع رائے پور سی پی - ۲۰ مئی کو خدا کے فضل سے مرکز کی ہدایت کے مطابق یوم التبلیغ منایا گیا - اور مرکز سے آمدہ لٹریچر کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں تقسیم کیا گیا - جس کا خاص اثر ہوا - اور آئندہ بھی انشاءاللہ ہو گا - (سید جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ)

سکندر آباد - دکن - ۲۰ مئی کو جماعت احمدیہ سکندر آباد نے خدا کے فضل سے بڑے پیمانہ پر یوم التبلیغ منایا - صبح ۹ بجے تمام دوست جمع ہوگئے تھے - کار اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام موجود تھا - افضل گنج حیدر آباد سے یہ پروگرام شروع کیا گیا - کئی میل تک جگہ بہ جگہ مناسب مقامات پر گاڑی روک کر پہلے تبلیغی نظمیں سنائی جاتی تھیں اور جب حاضرین کافی تعداد میں جمع ہو جاتے تھے - تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام کی کتب میں سے اقتباسات سنائے جاتے تھے اور جب یہ تقریر ختم ہو جاتی تو سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ میں لٹریچر تقسیم کیا جاتا - کچھ گھنٹے اسی طرح اجتماعی پروگرام پر عمل کرنے کے بعد انفرادی تبلیغ شروع کی گئی - اور جو لوگ حکیم محمد الدین صاحب مبلغ کے زیر تبلیغ تھے - ان کے پاس جا کر تبلیغ کی گئی - اس دن محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب علالت کی وجہ سے سخت نڈھال تھے - مگر تبلیغ کے لئے مستعد تھے مبلغ مقامی نے ان کی شدید علالت کے پیش نظر کہ تکلیف زیادہ نہ ہو جائے ان کو روکنا چاہا مگر سیٹھ صاحب نے فرمایا کہ "میں اچھا بھلا ہوں" جب روکنے کی مزید کوشش کی گئی تو فرمایا کہ اچھا اگر طبیعت اچھی رہی تو آج ہی ورنہ پھر کسی دن اس فرض کو ادا کر دوں گا" چنانچہ اس کے دو روز بعد جب ان کی صحت بحال ہوئی - تو صبح سے شام تک تبلیغی اشتہارات اور کتب سے کر بس میں سوار ہو کر یہ فرض ادا کیا - یہ نمونہ قابل تقلید ہے - اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے تمام احباب کو ایسا ہی کام کرنے کی توفیق بخشے -

(سیٹھ علی محمد اے الہ دین صاحب ایم - اے سیکرٹری تبلیغ سکندر آباد - دکن)

احباب کرام سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر آئندہ کے یوم التبلیغ کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دی جائے - یوم التبلیغ کا اعلان تھوڑے عرصہ بعد کیا جائے گا -

بعض مخلصین کی طرف سے اس مرتبہ یہ بھی پیشکش آئی ہے کہ وہ ڈاک کے اخراجات خود برداشت کریں گے - یہ بڑی مبارک بات ہے - اگر تمام جماعتیں مقامی طور پر اس کا انتظام کر کے اس مرتبہ لٹریچر منگوانے کے لئے ڈاک کے اخراجات خود برداشت کریں تو مرکز کا بہت سا بار ہلکا ہو جائے گا -

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جلسہ تقسیم انعامات

مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد دکن

یہ امر بہت خوشی کا باعث ہے اور ہندوستان کی دوسری مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے قابل تقلید ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ہفتہ وار اجلاسات منعقد کر کے نوجوانوں کی تربیت کا عمدہ کام کر رہی ہے اور ان اجلاسات کی رپورٹیں باقاعدہ مرکز میں بھجوا رہی ہے جس سے مجلس کی مساعی کا علم ہوتا رہتا ہے اور مرکز سے ہدایات جاتی رہتی ہیں - اسی سلسلہ میں مکرم جناب سیٹھ علی محمد اے الہ دین صاحب ایم - اے سکندر آباد کی تحریک پر مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد نے اسماء الحسنیٰ یاد کرنے کا پروگرام بنایا اور پھر مقابلہ کا امتحان منعقد کر کے انعامات تقسیم کئے اس سلسلہ میں جو اجلاس سکندر آباد میں زیر صدارت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب منعقد ہوا اس کی کارروائی کا خلاصہ درج ذیل ہے -

مورخہ ۸ جون کو بعد نماز جمعہ یہ اجلاس حضرت سیٹھ صاحب موصوف کی صدارت میں منعقد ہوا - تلاوت قرآن کریم اور عہد نامہ دہرانے کے بعد اسماء الحسنیٰ بلند آواز سے پڑھنے کے بعد سیٹھ علی محمد صاحب ایم - اے نے اپنی تقریر میں اسماء الحسنیٰ یاد کرنے اور ذکر الٰہی کے فوائد بیان فرمائے اور ممبران مجلس کو تلقین کی کہ کم از کم ایک نماز میں ذکر الٰہی کے طور پر اسماء الحسنیٰ کا ورد کیا کریں - آپ نے قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی کوشش کو سراہا کہ ان کی مساعی کے نتیجہ میں خدام نے کافی ترقی کی ہے -

اسکے بعد مکرم غلام قادر صاحب شرق نے اپنی تقریر میں بتایا کہ صرف اسماء الحسنیٰ یاد کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ انکے مطالب پر بھی غور کرنا چاہیئے - تا اللہ تعالےٰ کی گوناگوں صفات اور قدرتوں کا علم ہو کر خدا تعالےٰ کی عبودیت میں شغف بڑھے -

قائد صاحب نے اپنی تقریر میں سیٹھ علی محمد صاحب کا شکریہ ادا کیا - جن کی تحریک پر خدام نے اسماء الحسنیٰ یاد کرنے کا پروگرام بنایا تھا -

اسکے بعد صدر جلسہ نے تیرہ خدام کو انعامات تقسیم کئے یہ انعامات اسماء الحسنیٰ کے چارٹ فریم کردہ تھے درود شریف - عہد نامہ اور دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا -

(رپورٹ مسیح الدین سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد -

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدا تعالےٰ کی رحیمیت اور انسانی مصائب

(بقیہ صفحہ نمبر ۵)

بھی اسکے اندر آجاتا ہے مگر اسکے متعلق اتنا مزید عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کسی کو شریف اور غیر شریف قرار دینا ہمارا کام نہیں ہم تو ظاہری حالات کے لحاظ سے شرافت کا معیار قائم کرتے ہیں ہمیں کیا معلوم ہے کہ خدا کے نزدیک کون شریف اور کون غیر شریف ہے اور کون دکھوں کا مستحق اور کون غیر مستحق ہے یہ فیصلہ تو صرف خدا تعالیٰ ہی کر سکتا ہے کہ فلاں شخص کا فلاں دکھ اسکے اپنے عمل کے نتیجہ میں ہے یا قانون قدرت کے ماتحت پس اسکے اپنے اعمال کے نتیجہ میں ہے تو تکلیف قابل اعتراض نہیں اگر قانون قدرت کے اثر کے ماتحت ہے اور اسکے اپنے اعمال کا اس میں کوئی دخل نہیں تو اس کو اس کا بدلہ مل جائیگا اور صحت خراب ہونیکی صورت میں ایسی کوئی مواخذہ نہیں - لیکن اگر یہ چیز اسکی روحانی پیدا کر دے تو

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

نوٹ:- یہ انتخاب ۳۰/۴/۵۹ تک کے لئے ہے۔ بقایا داران عہدیداران کو جن کی مشروط منظوری چھ ماہ کے لئے دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی بقایا کی صورت میں ان کا معاملہ چھ ماہ بعد غور کیا جائیگا

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ بنگلور

۱۔ صدر۔ بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب۔ موسیٰ رضا اینڈ سنز ملیکس ایجنٹ نیو مارکیٹ بنگلور سٹی ۲

۲۔ سیکرٹری مال۔ محمد شفیع اللہ صاحب۔ پتہ ۱ کے مطابق

۳۔ سیکرٹری امور عامہ۔ محمد صبغۃ اللہ صاحب پتہ مطابق ۱

۴۔ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ محمد عنایت اللہ صاحب معرفت موسیٰ رضا اینڈ سنز ملیکس ایجنٹ نیو مارکیٹ بنگلور سٹی ۲

۵۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ ڈاکٹر محمد امام صاحب۔ دی ڈینٹل کلینک ۵ البرٹ وکٹر روڈ Kalasi

Palyam, Banglore 2

۶۔ آڈیٹر۔ بشیر احمد صاحب ۲۶ نیو مارکیٹ بنگلور سٹی۔

جماعت احمدیہ شورت کشمیر

۱۔ صدر۔ عبد الاحد صاحب ڈار۔

۲۔ نائب صدر۔ محمد عبد اللہ صاحب ڈار۔

۳۔ سیکرٹری تبلیغ۔ عبد الغنی صاحب راتھر۔

۴۔ سیکرٹری تعلیم۔ غلام محمد صاحب گنائی۔

۵۔ سیکرٹری مال۔ عبد الغفار صاحب لون۔

۶۔ محاسب۔ عبد الخالق صاحب راتھر۔

۷۔ آڈیٹر۔ عبد الغنی صاحب گنائی

۸۔ سیکرٹری امور عامہ۔ غلام محمد صاحب بوگام

۹۔ سیکرٹری امور خارجہ۔ عبد الغفار صاحب لون

۱۰۔ امین۔ عبد الغفار صاحب آہنگر۔

۱۱۔ محصل۔ عبد الوہاب صاحب آہنگر

۱۲۔ سیکرٹری ضیافت۔ عبد الاحد صاحب ڈار۔

۱۳۔ امام الصلوٰۃ۔ عبد الغنی صاحب ڈار۔

پتہ

بمقام شورت۔ ڈاکخانہ کولگام

کشمیر

جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ اڑیسہ

۱۔ صدر۔ شیخ قطب الدین صاحب۔ محلہ بڑا ہاٹ ڈاکخانہ کیندرہ پاڑا ضلع کٹک اڑیسہ۔

۲۔ سیکرٹری مال۔ زین الدین صاحب۔ " " "

۳۔ سیکرٹری تعلیم۔ محمود احمد صاحب " " "

جماعت احمدیہ منجیشور

۱۔ پریذیڈنٹ۔ ایم۔ اے رشید صاحب

۲۔ سیکرٹری۔ یہ ابوبکر صاحب۔

at Manjeshwar

Distt S. Kanara

S. India

جماعت احمدیہ منگلور

۱۔ پریذیڈنٹ۔ ایم۔ کے یوسف حسین صاحب

Melillalth House Juma

Masjid Road Manglore 1

Distt. S. Kanara S. India

۲۔ سیکرٹری مال و امور عامہ۔ صدیق امیر علی صاحب

۳۔ سیکرٹری تبلیغ۔ ٹی۔ اے عبد القادر صاحب

۴۔ سیکرٹری تعلیم۔ محمود حسن صاحب معرفت ایم کے یوسف حسین صاحب پتہ مندرجہ بالا۔

جماعت احمدیہ بھرت پور

۱۔ پریذیڈنٹ و سیکرٹری تعلیم۔ یعقوب حسین صاحب انجمن احمدیہ بھرت پور۔ ضلع مرشد آباد۔ مغربی بنگال۔

۲۔ سیکرٹری مال۔ زین الحق صاحب " " "

۳۔ سیکرٹری تبلیغ۔ محمد یونس صاحب " " "

۴۔ " امور عامہ۔ محمد سعید صاحب " " "

۵۔ محاسب۔ زین الحق صاحب " " "

۶۔ امین۔ محمد نقیب الدین صاحب " " "

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے۔ آمین۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ جو کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور بدر کے سابقہ پرچے میں ان کے متعلق اعلان کیا گیا تھا کہ ان کے سینے کے متورم عضو کا جو ایکس رے لیا گیا ہے اس کی رپورٹ تشویشناک ہے۔ جس سے خود مولوی صاحب اور ان کے اہل و عیال گھبرائے ہوئے ہیں۔ اب اُن کا خط موصول ہوا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان کی بیماری میں افاقہ بخشا ہے۔ اور دعاؤں کا یہ اثر ہے کہ مورخہ ۱۴ر جون کو جو بڑے ڈاکٹر صاحب نے جن کے زیر علاج ہوں میرا معائنہ کیا تو حیران ہو کر کہا کہ یا تو ایکس رے کی رپورٹ غلط ہے اور یا پھر کوئی کرامت ظاہر ہوئی ہے جو سینے کا ورم اس قدر جلد کم ہو گیا ہے ورنہ یہ دوائیوں سے کم ہونے والا نہ تھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھی جائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

(۲) خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم محمد منصور ڈیڑھ سال سے متواتر بیمار چلا آرہا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ عزیز کے بھائی کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار محمد کرم علی دیبرہ بنگال

مجاہدین تحریک جدید اور ۳۱ر جولائی

اس سے قبل اخبار بدر مورخہ ۱۴/۶/۵۶ میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ۳۰ر جون تک سو فی صدی وعدہ ادا کرنے والے مجاہدین کے نام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعائے خاص کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ مگر چونکہ یہ اعلان دیر سے ہونے کی وجہ سے کئی مخلصین اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکے اس لئے اس میعاد میں ۳۱ر جولائی تک توسیع کی جاتی ہے۔ اب ایسے احباب جو ۳۱ر جولائی تک اپنا وعدہ سو فی صدی ادا کر دیں گے ان کے نام حضرت اقدس کے حضور دعائے خاص کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

پس احباب کوشش فرمادیں کہ وہ وعدہ جو انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کیا ہوا ہے جس کو بہر حال انہوں نے ادا کرنا ہے اس کو اس معین عرصہ میں ادا کر کے دوہرا اجر حاصل کریں۔ اور اپنے محبوب امام کی خاص دعاؤں سے مشرف ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

ماہوار کارگذاری رپورٹ سیکرٹریان تعلیم و تربیت و مبلغین صاحبان

بذریعہ اعلانات اخبار "بدر" و انفرادی خطوط مبلغین حضرات سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے اپنی اپنی جماعت کی تعلیمی و تربیتی ماہوار رپورٹ باقاعدہ ہر ماہ بھجوایا کریں۔ لیکن نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ سوائے چند جماعتوں و چند مبلغین کے باقی جماعتیں و مبلغین غفلت کر رہے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہے کہ نظارت ہذا کو ان جماعتوں کے تعلیمی و تربیتی حالات کا علم نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی بروقت ہدایات بھجوائی جا سکتی ہیں۔ جماعت میں کوئی عہدہ حاصل کر لینا اور ادائیگی فرائض میں غفلت کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ پس مبلغین حضرات سیکرٹریان تعلیم و تربیت سے گذارش ہے کہ وہ رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر اپنے فرائض کو پہچانیں۔ اور ہر ماہ کی یکم تاریخ کو رپورٹ ارسال کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اپنے ماتحت عہدیداران خصوصاً سیکرٹریان تعلیم و تربیت کے کام کا جائزہ لیں۔ اور انہیں نظارت ہذا کے مقرر کردہ لائحہ عمل پر گامزن ہونے کی تاکید کریں۔ نیز ماہوار رپورٹ ارسال کرنے کے لئے توجہ دلا کر ممنون فرمادیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

انتخاب مجالس خدام الاحمدیہ

جیسا کہ قبل ازیں بدر میں اعلان کر دیا جا چکا ہے۔ اور انفرادی طور پر تمام جماعتوں کی خدمت میں بھی لکھا جا چکا ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے سلسلہ میں مبلغین کرام اور پریذیڈنٹ صاحبان کا تعاون درکار ہے۔ ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے انتخاب عہدیداران کی فہرستیں موصول ہوئی ہیں۔ چونکہ کسی قوم کی اصلاح وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اس کے نوجوانوں کی اصلاح نہ ہو اس لئے مجالس خدام الاحمدیہ کی تنظیم بہت ضروری ہے۔ اس سے جہاں وہ اسلامی احکام کی پابند ہونگی وہاں وقار عمل اور خدمت خلق کے کام کر کے جماعتی وقار کو بلند کریں گی۔ اور تبلیغ میں ممد ہوں گی۔

سو جملہ پریذیڈنٹ صاحبان و امراء صاحبان اور مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اپنی جماعتوں اور حلقوں کی مجالس کے انتخابات کرا کر عہدیداران کی فہرستیں منتخب شدہ قائدین کے ذریعہ جلد ارسال فرمادیں۔ عہدیداران کے پتہ جات صاف اور خوشخط لکھے جائیں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

اعلان نکاح

مورخہ ۴ر جولائی ۱۹۵۶ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے برادرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ سکرا یو۔پی کا نکاح عزیزہ خورشیدہ بیگم عرف رقیہ بیگم بنت عبد الحکیم صاحب مرحوم زیر پرورش مکرم مرزا رفیع الدین صاحب احمدی لکھنؤ کے ساتھ بعوض مبلغ پانچصد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین۔

(محمود احمد عارف معاون ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

حفاظتِ مرکز کو عملی طور پر بجالانے والے دوست

درویش فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین کی طرف سے ماہ جون میں وصول شدہ رقوم کی فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

ایک عرصہ سے بذریعہ اخبار بدر اور نظارت ہذا کی طرف سے متعدد تحریکات درویش فنڈ احباب جماعت تک پہنچائی جاتی رہی ہیں۔ درویش فنڈ کی اہمیت حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عالیہ سے بھی احباب کو اطلاع دی جاتی رہی ہے۔

شروع شروع میں مخلصین جماعت نے تحریک درویش فنڈ میں حصہ لیتے ہوئے بھجواتے تھے اور باقاعدہ ماہ بماہ معینہ رقوم بھجواتے رہا کریں گے۔ اور ایک عرصہ تک ان کی طرف سے اپنے وعدوں کا باقاعدہ ایفاء بھی ہوتا چلا آیا۔ مگر اب کچھ عرصہ سے بعض دوستوں کی طرف سے پہلے کا سا جذبہ ظہور میں نہیں آرہا اور ان کی طرف سے کچھ تساہل واقع ہو رہا ہے۔ جس سے تحریک درویش فنڈ کی آمد میں بہت کمی واقع ہو رہی ہے۔ احباب جماعت درویشوں کی مالی پریشانیوں اور حفاظتِ مرکز کی غرض سے کماحقہٗ طور پر آگاہ ہوتے ہوئے بھی اس طرف توجہ دینی بند کردیں تو یہ طریق ایک فعال جماعت کے شایانِ شان نہیں کہلا سکتا۔

پس احباب اپنے حفاظتِ مرکز کے فرض کو بھی سمجھیں اور درویشوں کے حالات بھی تقاضہ کرتے ہیں کہ آپ اس تحریک میں باقاعدگی سے حصہ لیں۔ اور وعدوں کی رقوم ماہ بماہ بھجواتے رہیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس تحریک کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اس میں حصہ لیتے رہنے کی تحریک کرکے فرض کی بجا آوری کا ثبوت دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

فہرست وصولی درویش فنڈ ماہ جون ۱۹۵۶ء

نوٹ:۔ ماہ اپریل کی فہرست درویش فنڈ میں دو رقمیں غلام محمد صاحب ڈار کے نام غلطی سے شائع ہو چکی ہیں۔ در اصل یہ دونوں رقوم جماعت آسنور کی طرف سے تھیں۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور ۲۰/-/-
۲۔ " سید اختر صاحب پٹنہ ۵/-/-
۳۔ " محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ۴۰/-/-
۴۔ " سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی ۱۰/-/-
۵۔ " بی احمد صاحب چینگاڈی ۲۰/-/-
۶۔ " صدیق ابیر علی صاحب موگرال ۸/-/-
۷۔ " سید داؤد احمد صاحب مظفر پور ۵/-/-
۸۔ " مولوی منور احمد صاحب نیروبی ۵۹/-/-
۹۔ " محمد صدیق صاحب جماعت کرڈاپلی ۵/-/-
۱۰۔ " غلام رسول صاحب ملک جماعت آسنور ۹/۱۲/-
۱۱۔ مکرم حکیم محمد سعید صاحب جماعت سرینگر ۱۰/-/-
۱۲۔ " سیٹھ محمد اعظم صاحب جماعت حیدرآباد ۳۰/۱۲/-
۱۳۔ " محمد عبد الحلیم صاحب دیودرگ ۲/-/-
۱۴۔ " از طرف والدین مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر افریقہ ۵۰/-/-
۱۵۔ " سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد ۲/-/-
۱۶۔ " سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی ۱۰/-/-
۱۷۔ " محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ۴۰/-/-
۱۸۔ " محمد احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کانپور ۵/-/-
۱۹۔ " لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ دکن ۲۱/۵/-

ناظر بیت المال قادیان

چنڈی گڑھ۔ ۲۹ جون ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ:۔
"حکومتِ ہند کی طرف سے جاری کردہ تانبے اور نکل کی بنی ہوئی آٹھ کونوں والی چونی کے سکے لینے کے بارے میں کچھ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔
پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک روپیہ کی رقم تک یہ سکے اب بھی قانونی ہیں۔ تاہم سرکار کو واجب الادا رقوم کی ادائیگی کے سلسلے میں یہ سکے کسی بھی رقم کے لئے قابل قبول ہیں۔"

چنڈی گڑھ۔ ۲۸ مئی۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہند و پاکستان کی حکومتوں نے ایسی ذاتی یا گھریلو اشیاء کو جو نکاسیوں نے دوسرے ملک میں دوستوں یا رشتہ داروں کے پاس چھوڑی تھیں ٹھکانے لگانے (جیسی بھی صورت ہو) کے لئے ۳۱ مئی کی بجائے ۳۱ اگست ۱۹۵۶ء تک توسیع کردی ہے۔

موصی احباب کیلئے ضروری اعلان

مالی سال کے شروع ہونے پر موصی احباب کی خدمت میں فارم رپورٹ اصل آمد بھجوائے گئے تھے مگر افسوس کہ سوائے چند احباب کے کسی موصی کی طرف سے فارم رپورٹ اصل آمد پُر ہو کر نہیں آئے یہ فارم بڑی جماعتوں میں سیکرٹریان مال کی خدمت میں یکجائی طور پر بھیجے گئے تھے۔ اور جہاں اکا دکا موصی تھے ان کو انفرادی طور پر بھیجے گئے تھے۔ سب موصی احباب کو چاہیئے کہ فوری طور پر اس فارم پر اپنی سال گذشتہ کی آمد درج کرکے واپس ارسال فرمادیں۔

بعض دوستوں کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ جب شروع سال میں ہم نے دفتر بیت المال کو بجٹ لکھوا دیا تو اب سال کے اختتام پر اصل آمد کے کیا معنے؟ یہ خیال درست نہیں ہے۔ سال کے شروع میں بجٹ کا اندازہ ہوتا ہے اور دفتر وصیت سال کے ختم ہونے پر اصل آمد دریافت کرکے کھاتے میں درج کرتا ہے۔ تا ہر موصی سے اصل آمد کے حساب سے ہی حصہ آمد وصول کیا جائے۔ اس میں کمی بیشی ہو۔

پس دوست فوری طور پر فارم رپورٹ اصل آمد واپس بھجوائیں۔ سیکرٹریان مال جن کی خدمت میں فارم بھجوائے گئے تھے اپنی اپنی جماعتوں کے موصی حضرات سے فارم پُر کروا کر واپس ارسال کرنے کا بندوبست فرمادیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

دورہ پروگرام منشی عبد الرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال علاقہ اڑیسہ ۸/۷/۵۶ تا ۳۱/۷/۵۶

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ منشی عبد الرحیم صاحب مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۸/۷/۵۶ تا ۳۱/۷/۵۶ بغرض معائنہ حسابات۔ وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ دورہ کریں گے آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا تعاون کرکے ممنون فرمادیں گے۔
(ناظر بیت المال قادیان)

نام جماعت	تاریخ روانگی	رسید در جماعت	تاریخ رسیدگی
کیرنگ	۸-۷-۵۶	زگاؤں	۸-۷-۵۶
زگاؤں	۹-۷-۵۶	مانکاگوڑا	۹-۷-۵۶
مانکاگوڑا	۱۱-۷-۵۶	نیاگڑھ	۱۱-۷-۵۶
نیاگڑھ	۱۲-۷-۵۶	کیرنگ	۱۲-۷-۵۶
کیرنگ	۱۴-۷-۵۶	کرڈاپلی	۱۴-۷-۵۶
کرڈاپلی	۱۷-۷-۵۶	پینگال	۱۷-۷-۵۶
پینگال	۲۰-۷-۵۶	کوٹ پڈہ	۲۰-۷-۵۶
کوٹیلہ	۲۱-۷-۵۶	ڈھینکانال	۲۲-۷-۵۶
ڈھینکانال	۲۴-۷-۵۶	سمبلپور	۲۴-۷-۵۶
سمبلپور	۲۵-۷-۵۶	جھارسوگڑہ	۲۵-۷-۵۶
جھارسوگڑہ	۲۷-۷-۵۶	لبنہ	۲۸-۷-۵۶